رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۲۲

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲/۸ ”
فی پرچہ ۱/- ”

۱۵۲

یوم پنجشنبہ

۱۳ شعبان ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳۸/۴ | یکم احسان ۱۳۲۹ ہش | یکم جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۲۸

سارے مغربی پاکستان بھر میں چاول پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

کراچی ۳۱ رمئی۔ حکومت پاکستان نے کل سے سارے مغربی پاکستان بھر سے چاول کی قیمتوں پر سے کنٹرول ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ حکومت کی اناج کو کنٹرول سے آزاد کر دینے کی پالیسی کے ماتحت کیا گیا ہے لیکن اس حکم سے کراچی کوئٹہ اور سرحدی علاقے مستثنےٰ ہوں گے۔

حکومت پنجاب کا بیواؤں اور یتیموں کو گذارہ الاؤنس دینے کا مستحسن فیصلہ

لاہور ۳۱ رمئی۔ حکومت پنجاب نے پنجاب میں مقیم ان مفلس مہاجرین بالخصوص بیواؤں اور یتیموں کو گذارہ الاؤنس عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو مجوزہ علاقوں سے اپنی آمدن والی جائداد پیچھے چھوڑ کر چلے آئے ہیں اور جو اب تک بحال نہیں ہو سکے ہیں اس مقصد کے لئے مذکورہ اشخاص سے محکمہ بحالیات پنجاب نے مقررہ فارم پر ۱۰ رجون تک درخواستیں طلب کی ہیں ان اشخاص کو سرکاری انتظام کے تحت لاہور میں جاری شدہ برف کے تین کارخانوں کے منافع میں سے الاؤنس دیا جائے گا۔ درخواستوں کے مذکورہ فارم ایک آنہ فی فارم کے حساب سے ڈپٹی کمشنر بحالیات یا کمشنر بحالیات کے دفتر سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک درخواست پر ایک روپیہ کا کورٹ فیس ٹکٹ چسپاں کر کے درخواست کو ڈپٹی سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ بحالیات ۲ ایجرٹن روڈ لاہور کے پاس ارسال کیا جانا چاہیئے۔ درخواست والے لفافہ پر لفظ ”الاؤنس“ جلی حروف میں لکھا جائے۔ (سرکاری اطلاع)

کراچی ۳۱ رمئی۔ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء سے پاکستان بھر میں کوئی ہندوستانی سکہ نہیں چل سکے گا البتہ اگلے سال کے اگست تک تمام سرکاری خزانے اور سٹیٹ بنک کی شاخیں اسے لیتی رہیں گی۔

نئی دہلی:۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن کل دہلی سے کراچی پہنچیں گے۔

مہاجر خیراتی۔ مذہبی۔ اور تعلیمی ٹرسٹوں کو ان کی ملحقہ زرعی اراضی کا معاوضہ دیا جا سکیگا

لاہور ۳۱ رمئی۔ پاکستان پنجاب مشترکہ ریفیوجی کونسل کے فیصلہ کے مطابق حکومت پنجاب نے ہجرت کر کے چلے آنے والے ان خیراتی۔ مذہبی اور تعلیمی ٹرسٹوں کو ان کی ملحقہ زرعی اراضی کا معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے جو ان اداروں کے ساتھ ہندوستانی متروکہ کے مجوزہ علاقہ یعنی مشرقی پنجاب اور دہلی کے صوبوں مشرقی پنجاب کی ریاستوں اور الور۔ بھرت پور اور بیکانیر کی ریاستوں میں ملحق تھی۔ ایسے پناہ گیر ٹرسٹوں کے منیجروں یا ٹرسٹیوں کو اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر یا نوآبادی کے ان نوآبادیات کے پاس ۳۰ جون ۱۹۵۰ء یا اس سے پیشتر اپنے دعاوی مقررہ فارموں پر بعد تکمیل درج رجسٹر کرانے چاہئیں۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان کے گنجان آباد ضلعوں اور ضلع شیخوپورہ کے کالونی رقبوں کے لئے کوئی فارم دعاوی رجسٹریشن کے لئے قبول نہیں کیا جائے گا۔ نیز کوئی فارم مطالبہ مجوزہ تاریخ یعنی ۳۰ جون ۱۹۵۰ء کے بعد رجسٹر نہیں کئے جائیں گے۔ دعاوی متذکرہ اداروں کے منیجر یا ٹرسٹی بذات خود یا کسی باقاعدہ ایجنٹ مجاز کی معرفت پیش کئے جانے چاہئیں اور ان دعاوی پر کوئی کورٹ فیس وصول نہیں کیا جائیگا۔ ہر ایک ٹرسٹ کے لئے ایک علیحدہ کلیم فارم رجسٹر کرایا جائے۔ درخواست کنندہ کو رجسٹریشن افسر سے جس کے پاس کہ کلیم فارم پیش کیا جاتا ہے۔ کلیم فارم سے منسلکہ فارم پر رسید لے لینی چاہیئے۔ جب تک کہ فارم درخواست کے بشمولہ حلفیہ بیان کی باقاعدہ تکمیل پر حکام مجاز میں سے کسی ایک صاحب کی تصدیق نہ ہو جائے دعاوی کی کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی غلط دعاوی پیش کرنے والا شخص پانچ سال تک میعاد کی قید بامشقت یا ۵ ہزار روپیہ جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

مختصرات

عمان۔ ۳۱ رمئی پاکستان کے سفیر شام ڈاکٹر برکت علی قریشی نے ایک خصوصی بیان میں یہ یقین دلایا ہے۔ کہ اگر عرب ممالک اسرائیل کو تسلیم کر لیں تو بھی پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ اسرائیل کے خلاف ہے وہ ناانصافی ہے۔ کراچی ۳۱ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان میں ہدایت کی گئی ہے کہ مکانوں کے کرائے اینٹ کنٹرول اور ایریٹ انسپکٹروں کو ادا کرنے کی بجائے کسٹوڈین کے دفاتر میں جمع کر دیئے جائیں کیونکہ اول الذکر حکام کرایہ وصول کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

نئی دہلی ۳۱ رمئی۔ پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان تجارتی گفتگو آج بھی ۳ گھنٹے تک جاری رہی۔

کراچی ۳۱ رمئی۔ آج ایک جہاز ۹ ہزار ٹن گندم لے کر ترکی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اب تک ترکی پاکستان سے ۲۷ ہزار ٹن گندم وصول کر چکا ہے۔

لندن۔ ۳۱ رمئی ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ سے صنعتی اور اقتصادی مشن جو سال کے شروع میں آیا تھا وہ اپنی رپورٹ مکمل کر چکا ہے اور ایک ہفتہ ختم تک

بحر الکاہل کے دفاعی معاہدے پر توجہ دینے سے کہیں زیادہ ضروری یہ ہے کہ ایشیائی ممالک کے افلاس کو دور کیا جائے

اوٹاوا ۳۱ رمئی آج وزیر اعظم پاکستان کینیڈا پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے خطاب کرینگے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے خاص نامہ نگار کے مطابق وزیر اعظم پاکستان کی شہرت و عزت یہاں دو دن کے اندر اندر ہی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے چنانچہ کینیڈا کے تمام بڑے بڑے اور موقر جریدوں نے پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کے متعلق بڑے بڑے اہم مقالات سپرد قلم کئے ہیں اور آپ کو امن عالم کا پیغامبر تک لکھا ہے۔ سان فرانسسکو کرانیکل نے یہاں تک لکھا ہے کہ پاکستان نے اپنے آپکو ایک ایسا ملک بنا لیا ہے۔ جس نے اپنی آزادی قائم رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ کل وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ اسوقت بحر الکاہل کے دفاعی معاہدے پر اتنا زور دینے کی ضرورت نہیں۔ جتنی کہ ایشیا کو افلاس و نکبت سے بچانے کی ہے۔ ان کا افلاس امن عالم کے لئے اب ایک خطرے کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان امن عالم کے قیام کیلئے ایک نہایت ہی اہم پارٹ ادا کر رہا ہے۔ وہ اس درہ خیبر کا محافظ ہے جس کے راستے برصغیر ہند و پاک پر اب تک ۹ حملے ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان کی فوج دنیا کی بہترین فوج ہے اور ہمیں اسے پوری طرح لیس کرنے کیلئے امریکہ کینیڈا اور دیگر ممالک سے اسلحہ درکار ہے۔ کیونکہ پاکستان کو تقسیم کے وقت جنگی سامان میں سے جو حصہ ملنا چاہیئے تھا وہ پورا نہیں مل سکا۔ ہمیں ایک لاکھ ٹن ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن صرف ۲۰۔ ۳۰ ہزار ہی ملا ہے اور اس میں بھی زیادہ سامان فوجی وردیوں ہی پر مشتمل ہے۔ ہندوستان و پاکستان میں معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ اس سے خفتا قدرے خوشگوار ہو گئی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ واقعی ہندوستان کی حکومت کے ارکان اس معاہدے کو دل سے عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس فن بلڈنگ ہیڈ سے طبع کرا کر ۲ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کا امتحان میٹرکولیشن میں شاندار نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے ۷۵ طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے تھے جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶۲ طلباء کامیاب ہوئے ۵ طلباء کے نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا۔ پاس ہونے والوں میں سے دس طلباء نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا۔ ۳۹ سیکنڈ ڈویژن میں آئے۔ اور صرف آٹھ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ نتیجے کی شرح ۸۲ء۷ رہی ہے جبکہ یونیورسٹی کی مجموعی شرح ۵۴ء۵ ہے۔

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	۱۳۶۱۸	عبد اللہ عثمان عمر	مولوی عبد السلام صاحب عمر	۴۸۲	II
۲	۱۳۶۱۹	نذیر احمد شاد	موسیٰ خان صاحب ہزارہ	۵۰۵	II
۳	۱۳۶۲۰	مسعود احمد	قریشی ضیاء الدین احمد صاحب	بعد میں اعلان ہوگا	
۴	۱۳۶۲۱	عبد السلام فیض	مستری عبد الرحمٰن صاحب آف جموں	۴۰۲	II
۵	۱۳۶۲۲	محمد اسلم ناصر	محمد دین خان صاحب	۴۲۰	II
۶	۱۳۶۲۳	عبد الباقی ارشد	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی۔ایم او	۵۰۰	II
۷	۱۳۶۲۴	منصور الحسن منصور	فضل الٰہی صاحب	۴۹۵	II
۸	۱۳۶۲۵	نصیر احمد شیخ	ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کنری	۵۴۳	I
۹	۱۳۶۲۶	مظفر احمد ظفری	ماسٹر علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی	۴۳۰	II
۱۰	۱۳۶۲۷	یوسف علی خان	محمد علی خان صاحب چارسدہ	۴۰۶	II
۱۱	۱۳۶۲۸	محمد یونس	میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری	۴۴۸	II
۱۲	۱۳۶۳۲	سلیم احمد شان	کیپٹن مظفر احمد خان صاحب	۳۹۴	II
۱۳	۱۳۶۳۳	ادریس میاں	میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری	۴۶۳	II
۱۴	۱۳۶۳۴	عبد المجید آصف	محمد طفیل صاحب	بعد میں	
۱۵	۱۳۶۳۶	خورشید احمد قمر	برکت علی صاحب	۲۷۰	III
۱۶	۱۳۶۳۸	محمود احمد قریشی	خیر محمد قریشی صاحب	بعد میں	
۱۷	۱۳۶۳۹	عبد الستار خان	رسول بخش صاحب	۴۳۳	II
۱۸	۱۳۶۴۰	محمود احمد	شیخ محمد صدیق صاحب کلکتی	۶۵۰	I
۱۹	۱۳۶۴۱	مجید اللہ ماجد	بابو محمد عبد اللہ صاحب ایران	۴۹۱	II
۲۰	۱۳۶۴۲	احسان الٰہی شوکت	رحمت علی صاحب	۴۰۴	II
۲۱	۱۳۶۴۳	عبد السلام صادق	دین محمد صاحب	۴۱۹	II
۲۲	۱۳۶۴۴	مقبول احمد قریشی	ضیاء الدین احمد صاحب قریشی	۴۷۹	II
۲۳	۱۳۶۴۵	محمد ارشد قریشی	ماسٹر محمد احسن صاحب قریشی مرحوم	۵۱۴	II
۲۴	۱۳۶۴۶	محمد حنیف قمر	پیر محمد صاحب	۵۰۲	II
۲۵	۱۳۶۴۷	عنایت اللہ	فضل الٰہی صاحب مرحوم	۵۵۳	I
۲۶	۱۳۶۴۸	محمد اختر ملک	ملک عبد المالک صاحب	۴۷۸	II
۲۷	۱۳۶۴۹	عبد الشکور اسلم	خدا بخش صاحب مومن	۵۸۳	I
۲۸	۱۳۶۵۰	عبد الغفور احمد	چوہدری غلام قادر صاحب	۴۵۸	II
۲۹	۱۳۶۵۱	عبد الرؤف	عبد الرزاق صاحب	۴۷۴	II
۳۰	۱۳۶۵۲	عبد الرشید کھار	ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھاریاں	۴۹۲	II
۳۱	۱۳۶۵۳	عطاء اللہ	محمد دین صاحب	۴۴۳	II
۳۲	۱۳۶۵۴	محمد رشید	محمد جیون صاحب	۳۹۴	II
۳۳	۱۳۶۵۵	داؤد احمد	نور محمد صاحب	۴۶۳	II
۳۴	۱۳۶۵۶	عبد الستار	فخر الدین صاحب	۴۴۲	II
۳۵	۱۳۶۵۸	محمود احمد ناصر	حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ	۶۲۹	I
۳۶	۱۳۶۵۹	محمد اسحٰق خلیق	مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی	۵۸۲	I
۳۷	۱۳۶۶۱	مطیع اللہ صادق	سید صادق علی صاحب	۳۶۲	III
۳۸	۱۳۶۶۲	عبد المجید	میاں وزیر محمد صاحب مرحوم	۵۰۹	II
۳۹	۱۳۶۶۳	نصر احمد خان	چوہدری حسین بخش صاحب سرگودھا	۶۴۹	I
۴۰	۱۳۶۶۴	محمد شریف مفتی	مفتی غلام رسول صاحب	۳۲۴	III
۴۱	۱۳۶۶۶	محمد اختر خان	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	۴۰۱	II
۴۲	۱۳۶۶۷	مشتاق احمد	محمد خان صاحب	۴۱۰	II
۴۳	۱۳۶۶۹	عبد الباسط بیگ	مرزا محمد اسحٰق بیگ صاحب	۳۹۰	II
۴۴	۱۳۶۷۰	حمید الدین احمد الور	کپتان شیخ نواب دین صاحب	۲۷۸	III
۴۵	۱۳۶۷۱	طاہر حسین	سید حامد شاہ صاحب چنیوٹ	۴۴۶	II
۴۶	۱۳۶۷۲	بشیر احمد	نذیر احمد صاحب	۴۵۶	II
۴۷	۱۳۶۷۳	گلزار احمد	چوہدری نواب احمد صاحب	۴۴۴	II
۴۸	۱۳۶۷۴	غلام مصطفیٰ	فیروز الدین صاحب	بعد میں	
۴۹	۱۳۶۷۶	سعید احمد ناصر	چوہدری رحیم بخش صاحب	بعد میں	
۵۰	۱۳۶۷۷	ریاض احمد	نوازش علی صاحب	۲۹۷	III
۵۱	۱۳۶۷۸	محمود احمد حیدر آبادی	محمد عبد القادر صاحب	۴۳۴	II
۵۲	۱۳۶۷۹	مسعود احمد	حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رض	۶۲۶	I
۵۳	۱۳۶۸۰	مرزا رفیع احمد	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ	۶۳۱	I
۵۴	۱۳۶۸۱	سید صفی اللہ شاہ	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	۴۰۶	II
۵۵	۱۳۶۸۳	مقصود احمد	سید منظور احمد صاحب	۳۵۸	III
۵۶	۱۳۶۸۴	عبد المجید	ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھاریاں	۴۱۳	II
۵۷	۱۳۶۸۶	منیر احمد	ڈاکٹر نور احمد صاحب	۴۶۱	II
۵۸	۱۳۶۸۷	عبد المتین	چوہدری عبد الوحید صاحب	۴۷۳	II
۵۹	۱۳۶۸۸	عبد القیوم ناصر	چوہدری عبد الستار صاحب	۴۴۳	II
۶۰	۱۳۶۸۹	ریاض حسین	غلام علی صاحب	۴۰۲	II
۶۱	۱۳۶۹۰	طفیل احمد ملک	محمد امین صاحب ملک	۳۴۱	III
۶۲	۱۳۶۹۵	انیس احمد	چوہدری عبد المالک صاحب	۳۷۰	III

عملہ الفضل تمام کامیاب طلباء اُن کے والدین اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ صاحبان خاص کر سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں ایسے شاندار نتیجہ پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج - اپنی قسم کا واحد ادارہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ ایک عظیم الشان جنگ جاری ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جن میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ انہی کالجوں میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو اس کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں مگر ایسے واقف قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے بلکہ ہندوستان میں کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔" (الفضل ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء)

فرسٹ ایئر میں داخلہ میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے کے دس دن بعد شروع ہوگا مزید معلومات کیلئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

خطبہ جمعہ

- نمبر ۲۲ -

اپنے اندر عقل عزم اور استقلال پیدا کرو

بہت سے کام ایسے ہیں جو ہم کر سکتے ہیں مگر کرتے نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرے گلے میں تکلیف

پہلے بھی تھی لیکن تھوڑے سے دنوں میں تین دن تک بولنے کی وجہ سے تکلیف اور بھی بڑھ گئی ہے گو خدا تعالےٰ کا اتنا فضل ہوا ہے کہ آواز بیٹھی نہیں لیکن بھرا گئی ہے۔ کان میں بھی درد ہے۔ اور بخار بھی ہو گیا تھا۔ اس لئے نہ تو میں بلند بول سکتا ہوں۔ اور نہ لمبا بول سکتا ہوں۔

آج میں ایک ایسے امر کے متعلق خطبہ پڑھنا چاہتا ہوں جو مجھے مسجد کے اندر آ کر پیش آیا۔ جب کوئی شخص کسی شریعت اور قانون کو مانتا ہے۔ تو اس کے

یہ معنے ہوتے ہیں

کہ وہ اس کے پُر حکمت اور بالا ہونے کا قائل ہے۔ انسان اپنی آزادی کو یونہی برباد نہیں کرتا۔ وہ اپنی آزادی کو برباد کرنے کے لئے اسی وقت تیار ہوتا ہے۔ جب وہ چیز جس کے لئے وہ اپنی آزادی کو برباد کرتا ہے بہتر اہم اور بالا ہو۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ اس کے لئے جان مال۔ آبرو اور وقت سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے۔ لوگ اپنی آزادی کی خاطر وطن چھوڑ دیتے ہیں۔ لوگ آزادی کو قائم رکھنے کے لئے اپنا مال قربان کر دیتے ہیں۔ عزتیں قربان کر دیتے ہیں وہ بڑے بڑے عہدے چھوڑ دیتے ہیں۔ بڑے بڑے رتبے ترک کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آزادی انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ وہ رتبوں۔ عہدوں مال اور جان غرض ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ پس جب کوئی شخص کسی مذہب کو قبول کرتا ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں وہ

یہ اقرار کرتا ہے

کہ ہر چیز جس کے ذریعہ میں کسی نتیجہ تک پہنچ سکتا ہوں۔ اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اور اس کے لئے اپنا ارادہ مجھے کلی طور پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جب مذہب کے یہ معنے ہیں تو ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مذہب کے اصول کی پابندی کریں۔ لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف توجہ بہت کم کی جاتی ہے۔ احمدیت کے قیام کو ۵۰ سے زیادہ سال ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کو قائم ہوئے ۱۴۰۰ سال ہونے والے ہیں۔ لیکن عہد نبوی کے بعد بعض احکام کو اس طرح ترک کر دیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ لغو اور فضول ہیں۔ ہماری جماعت نے بھی ان کو قبول نہیں کیا۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے۔ کہ مذہب سنجیدگی کی بجائے مضحکہ خیز اور مسخر معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے مسجد میں بچے پیچھے بیٹھیں اور بڑے آدمی آگے بیٹھیں۔ میں نے ربوہ آ کر بھی اس پر ایک خطبہ پڑھا تھا۔ لیکن اب تم دیکھ لو کہ ایک نئے مامور کی جماعت اس پر کیا عمل کر رہی ہے۔ جماعت کے ناظر بھی یہاں موجود ہیں۔ علماء اور فقہاء بھی یہاں موجود ہیں۔ تم میں بعض کے باپ اور دادے بھی موجود ہیں۔ لیکن کسی نے بھی یہ خیال نہیں کیا۔ کہ اس حکم کے بھی کوئی معنے ہیں۔ بچے آگے بیٹھے ہیں اور بڑے پیچھے بیٹھے ہیں۔ گویا تم نے اس شخص کی باتوں کو جو آسمان سے آیا ہے بے حقیقت سمجھ رکھا ہے۔

اسلام کا دوسرا حکم

یہ ہے کہ اذان کو سنو اور اس کے الفاظ مونہہ میں دہراؤ۔ لیکن جب اذان ہو رہی تھی۔ ایک لڑکے نے میرے ہاتھ پر پنجہ مارا۔ اور پھر ایک رقعہ دے دیا۔ اسی طرح بار بار وہ میرے پنجہ پر ہاتھ مارتا۔ اور مجھے رقعہ دیتا جاتا۔ کوئی دیکھنے والا کیا کہتا۔ یہی کہ دوسرے کو کہتے ہیں کہ مسجد میں آ کر ذکر الٰہی کرو۔ اور خود عمل نہیں کرتے۔ اگر اس بچہ کی جگہ پر کوئی بڑا ہوتا۔ تو اسے کچھ سمجھ ہوتی۔ اور وہ ایسا نہ کرتا۔ یہ بچے اس لکھنے نے خود نہیں لکھے تھے۔ کسی اور نے دیئے۔ اور اس نے مجھے پکڑا دیئے۔ لیکن لکھنے والے کو یہ سمجھ نہیں آئی۔ کہ میں نے جس زبان سے اذان کے کلمات دہرانے ہیں۔ اسی زبان سے دعا کرنی ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ دعا قبول کیسے ہو گی۔ خدا تعالےٰ کی جب ہتک کی جائے۔ تو میری دعا کیسے سنی جائے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے کہنے سے بھی ایسی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ رقعہ دینے والے کو چاہیئے تھا۔ کہ جب میں مسجد سے باہر تھا۔ وہ اس وقت رقعہ دے دیتا۔ یا اس وقت رقعہ دیتا۔ جب میں فارغ ہو کر واپس جاتا۔ ادھر تو رقعہ دینے والوں نے مجھے ڈگڈگی بجانے والے کی طرح بنایا ہے۔ اور ادھر اذان تمہاری باجہ بن گئی ہے۔ تم خدا تعالےٰ کی ہتک کرتے ہو۔ اور جب تم اس کی ہتک کرتے ہو۔ تو وہ تمہارے حق میں میری دعا کیسے سنے گا۔

اسی طرح

ایک اور بات

ہے۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ مردوں والے کام عورتوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ آخر میں قیدی تو نہیں ہوں کہ کمرہ بند کر کے بیٹھا رہوں۔ کسی نہ کسی وقت دروازہ کھولوں گا۔ لیکن ادھر دروازہ کھلا اور کسی عورت نے رقعہ دے دیا اور پاس آ کر بیٹھ گئی۔ کہ اس کا جواب دو تو جاؤں۔ اگر کوئی مرد ہو تو میں کہوں کہ یہ رقعہ دینے یا اس کا جواب لینے کا طریق نہیں۔ اول تو مرد میں اتنی سمجھ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسا کام نہیں کرتا۔ یا اسے پتہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے باہر نکال دیا جائے گا۔ لیکن عورت کو پتہ ہے کہ مجھے کوئی باہر نہیں نکالے گا۔ میں نے جماعت کو بارہا منع کیا ہے۔ کہ عورتوں کو رقعے دے کر اندر بھیجنا ناشائستہ حرکت ہے۔ کل سے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مردوں کے جو رقعے عورتوں کے ہاتھ اندر جائیں گے۔ میں وہ رقعے دفتر میں نہیں بھیجوں گا۔ بلکہ انہیں پھاڑ کر پھینک دوں گا۔ اور

رقعہ لانے والی عورت

کو کہوں گا۔ کہ میں اس کا جواب تمہیں نہیں دوں گا جب تم کو اس رقعہ کا جواب دو گھنٹہ کی بجائے دو دن تک یا دو ماہ تک یا دو سال تک بھی نہیں ملے گا۔ تو تم سمجھ جاؤ گے۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ عورتوں کو اگر کوئی تکلیف ہے۔ تو میں نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ وہ میری بیویوں سے کہیں اور میری بیویاں مجھے کہیں۔ اگر میں کوئی بات اس عورت کے مونہہ سے سننا چاہوں گا تو اسے بلا لوں گا۔ کیونکہ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ کہ جب تک وہ خود نہ سنی جائیں۔ انسان پر ان کی حقیقت نہیں کھلتی۔ اگر کوئی ایسی بات ہو تو میں خود بھی سن سکتا ہوں۔ لیکن یہ چیز محدود ہونی چاہیئے۔ عورتیں اپنے معاملات میں آزاد ہیں۔ لیکن انہیں میری بیویوں کے پاس جانا چاہیئے۔ اگر کوئی بات اہم معلوم ہوئی۔ تو میں خود اپنے پاس بلا کر پوچھ لوں گا۔ لیکن عورتوں کے ہاتھ رقعے بھیجنا میرے وقت پر ناجائز تصرف ہے۔ ہماری جماعت جو دنیا کی فاتح بننے والی ہے را سے اپنے کاموں میں

سمجھ سے کام لینا چاہیئے

میں نے بارہا سمجھایا ہے۔ کہ رقعے بھیجنے کے آخر معنے ہی کیا ہیں۔ کسی کو کوئی ضرورت ہو تو وہ مختصر طور پر مجھے زبانی بتا دے۔ صحابہ رض اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ان سے رقعے لکھنا

ثابت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر تشریف لاتے۔ تو جس صحابی کو کوئی ضرورت ہوتی۔ وہ آگے بڑھ کر مختصر طور پر بات کر دیتا۔ لیکن یہاں اول تو رقعے لکھے جاتے ہیں۔ اور پھر اختصار کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ کسی کے ہاں اگر اولاد نہیں ہوتی۔ اور اس نے دعا کے لئے کہنا ہوتا ہے۔ تو وہ بیان یوں کرتا ہے۔ کہ میں نے فلاں جگہ پر شادی کی تھی۔ نکاح آپ نے بھی پڑھا تھا۔ فلاں جگہ مہر پر جھگڑا ہوا تھا۔ فلاں جگہ اور فلاں حکیم سے علاج کروایا ہے۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا اور اسی طرح ایک لمبی کہانی بیان کرنے کے بعد آخر میں وہ یہ فقرہ کہہ دے گا۔ کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اولاد عطا کرے گویا پانچ منٹ وہ بالکل لغو باتوں میں ضائع کر دیتا ہے۔ جن کا دعا سے تعلق نہیں ہوتا۔ صرف یہ کہہ دینا کافی ہوتا ہے۔ کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ آپ دعا کریں یا کسی کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ تو یہ کہنا کافی ہے۔ کہ میری نرینہ اولاد نہیں

آپ دعا کریں

یا اولاد ہوتی ہے مر جاتی ہے۔ آپ دعا کریں مگر میں نے دیکھا ہے۔ جب کسی کو ایسی لغو اور فضول باتوں سے روکا جاتا ہے۔ تو وہ کہہ دیتا ہے۔ ٹھہریے میں وہیں آ رہا ہوں مگر سوال یہ ہے کہ تم مجھے کیوں اپنے ساتھ لے جا رہے ہو۔ صحابہ رضؓ ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ نہایت مختصر طور پر اپنی ضرورت بیان کر دیا کرتے تھے۔ ایک صحابی رضؓ بات کر لیتے تو دوسرے آگے آ جاتے۔ دوسرے بات ختم کر لیتے۔ تو تیسرے آگے آ جاتے۔ میں نے بارہا سمجھایا ہے۔ کہ دعا کا موقعہ جمعہ کا ہے۔ اور تم اس وقت رقعے دیتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ میں وہ رقعے جیب میں ڈال لیتا ہوں

دعا کا وقت

تو گزر گیا پھر دعا کب ہوگی۔ لیکن اگر تم زبانی کہو تو نماز میں دعا کی جا سکتی ہے۔ یہ تو ایسی ہی مثال ہے۔ کہ کوئی شخص قصاب کے پاس گوشت لینے جائے۔ اور ادھر ادھر پھر کر گھر واپس آ جائے۔ اور دہلیز سے آگے گزرنے لگے تو کہے مجھے آدھ سیر گوشت تول دو۔ دعا کا جو وقت تھا وہ تم نے گزار دیا۔ تم نے رقعہ دیا۔ اور میں نے جیب میں ڈال لیا۔ آخر میں ایسا بھلا وقت تو نہیں کہ رقعے پڑھنے کے لئے نماز چھوڑ دوں مجھ سے دعا کے لئے زبانی کہا۔ ان کے لئے خواہ اجمالی رنگ میں دعا کر لی جائے۔ یا الگ کر لی جائے۔ اسے دعا پہنچ گئی۔ پھر کہنے والا دوسری دعاؤں میں شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً نماز میں اھدنا

الصراط المستقیم کہا جاتا ہے۔ تو وہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم کہا جاتا ہے تو وہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ اور جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہا جاتا ہے۔ تو وہ اس میں شریک ہو جاتا ہے مگر رقعہ والا دیکھتا ہے۔ کہ اس کا رقعہ میں جیب میں ڈال رہا ہوں۔ اور اسے واپس گھر جا کر ہی پڑھوں گا۔ اور اتنے میں دعا کا وقت گزر جائے گا۔ مگر وہ اس فعل سے باز نہیں آتا۔ یہ غیر عقلی طریق ہے۔ میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ جماعت کو

عقل سے کام کرنے کی عادت

ڈالنی چاہیئے۔ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن کرتے نہیں۔ جب نئی پود آتی ہے۔ تو وہ ان کو بھول جاتی ہے۔ میں نے بارہا سمجھایا ہے۔ کہ بڑوں کو چاہیئے۔ کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائیں۔ مثلاً ا۔ ب۔ ج تینوں ایک بات جانتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ "د" کو بھی سمجھائیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ سمجھائیں، خود بھی وہی کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو "د" بے خبری کے عالم میں کرتا ہے۔ پس تم اپنے اندر عقل پیدا کرو۔ عزم اور استقلال پیدا کرو۔ ورنہ تم دوسری قوموں پر زیادہ اثر نہیں ڈال سکو گے اور تمہاری زندگیاں کار آمد نہیں ہونگی۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میری والدہ محترمہ اب پھر چند روز سے بیمار ہیں ان کے متعلق تازہ ترین اطلاع ابھی ابھی موصول ہوئی ہے۔ کہ طبیعت بے حد خراب ہے۔ دورہ شدت پکڑ گیا ہے۔ نقاہت اور بے تابی بہت بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اور خاص کر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معروض ہوں کہ امی کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائی جائیں۔ کہ میرا خدا اسے شفا کاملہ و عاجلہ سے نوازے کہ میری پریشانیوں کو رو بہ انحطاط کرسکے آمین۔ (خاکنشین ثاقب زیروی)

(۲) محترمہ بیگم مسعود احمد رشید صاحبہ (مزنگ ٹانشن روڈ لاہور) یہ مطلع فرماتے ہوئے کہ امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے تمام بچے امتحانوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ آپ نے شکرانہ کے طور پر اعانت فنڈ میں مبلغ پانچ روپیہ ارسال فرمائے ہیں

نومسلم جرمن بھائی مسٹر عبدالکریم صاحب ڈونکر کے

اعزاز میں عصرانہ

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر بوقت چھ بجے شام وکالت تبشیر کی طرف سے اپنے معزز نومسلم بھائی مسٹر عبدالکریم صاحب ڈونکر (جو حال ہی میں جرمن سے پاکستان تشریف لائے ہیں) کے اعزاز میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں عصرانہ دیا گیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر ملک عمر علی صاحب وکیل التبشیر نے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد مسٹر ڈونکر صاحب نے اس کا جواب جرمن زبان میں دیا۔ جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ مسٹر عبدالشکور کنزے (جرمن) انگریزی زبان میں کرتے گئے۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انگریزی زبان میں نصف گھنٹہ سے زیادہ اپنے قیمتی ارشادات سے مشرف فرمایا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

(وکیل التبشیر)

یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر مختلف مقامات میں جلسے

سانگلہ ہل

۲۸ مئی بعد نماز عصر جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ صدر جلسہ چوہدری منظور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت تجویز ہوئے۔ مکرمی فضل محمد صاحب نے تلاوت کی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی نظم "جان ودلم فدائے جمال محمد است" پڑھی۔ جناب چوہدری محمد صدیق صاحب بھٹی نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے موضوع پر بیس منٹ تقریر کی۔ بھٹی صاحب کی تقریر کے بعد ماسٹر سموایل ڈی سنگھ صاحب نمائندہ عیسائیت نے اپنی تقریر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق شروع کی۔ تقریر کے دوران میں انہوں نے حضرت مسیح کے معجزات اور اخلاق اور تعلیم کو بیان کیا۔ خاکسار محمد ابراہیم شاد نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صداقت کے متعلق تقریر کی۔ اور بتایا کہ ہر ایک قوم میں مختلف ناموں سے جو مامورین دنیا پر آئے تھے وہ سب خدا کے راستباز نبی تھے۔ مثلاً حضرت کرشن۔ حضرت رام چندر جی۔ اور قرآن کریم کے بیان کردہ سب انبیاء خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمائے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم ان سب کی عزت کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت ہم کو صلح اور محبت کا پیغام دیا گیا۔

ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقرب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود فارسی الاصل ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت تشریف لائے ہیں۔ قادیان کی تاریخی حیثیت بیان کی۔ اور حضور کی زندگی کے چند ایک واقعات کو بیان کر کے لیکچر ختم کر دیا۔

اس کے بعد جناب چوہدری مظفر حسین صاحب نے جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً غیر احمدی اور عیسائی دوستوں کا بہت شکریہ ادا کیا گیا۔

اس کے بعد جناب پادری اکبر مسیح صاحب نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اگر پھر کبھی کوئی موقعہ اسی قسم کا ہو۔ تو ہمیں ضرور اطلاع دی جایا کرے۔ ہم انشاء اللہ بخوشی شامل ہوا کریں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہم سب ایک جگہ جمع ہو کر خدا کے نیک لوگوں کی عزت اور عظمت کے لئے کوشاں ہیں۔

اس کے بعد صاحب صدر نے دعا کرائی۔ اور جلسہ ختم کیا گیا۔ محمد ابراہیم شاد احمدی

راولپنڈی

انجمن احمدیہ مری روڈ پر ایک جلسہ مکرم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر صدارت ۸ بجے صبح سے دس بجے تک منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور کلام محمود سے ایک نظم پڑھنے کے بعد چھ احباب نے تقاریر کیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں کے حالات بیان فرمائے۔ اور ان کی سیرت پر کما حقہٗ سیر کن بحث کی۔ اللہ تعالےٰ کے ان رسولوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی وضاحت کی۔ اور ان کے نقش قدم پر چل کر زندگیاں بسر کرنے کی تحریک کی گئی۔ ملک نذیر احمد صاحب درویش قادیان جو کہ حال ہی میں واپس آئے ہیں نے قادیان کے حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں پیش فرمائے۔ دیار حبیب کے حالات سننے کے لئے احباب ہمہ تن گوش تھے۔ غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ اور تقاریر کو نہایت سنجیدگی سے سنا۔ مکرمی امیر صاحب کے صدارتی ریمارکس کے بعد دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(عبدالحق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

"خاندانِ نبوت"

ایک نہایت ضروری اور بروقت انتباہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

الفضل مؤرخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۳ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم اعلان زیر عنوان "خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ایک ضروری اعلان" شائع ہوا ہے اس اعلان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں "خاندانِ نبوت" کے الفاظ استعمال نہ کیا کریں کیونکہ ان الفاظ کے استعمال سے یہ دھوکہ لگتا ہے کہ شاید یہی ایک خاندانِ نبوت ہے حالانکہ اصل نبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت صرف ظلی نبوت ہے (نہ کہ مستقل اور بلا واسطہ) پس اصل خاندانِ نبوت صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔ اور وہی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اسے ان الفاظ سے یاد کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا یہ اعلان ایک نہایت اہم اور بر موقعہ اعلان ہے۔ جس کی اس وقت جماعت کو حقیقی ضرورت تھی اور حق یہ ہے کہ میں خود کچھ عرصہ سے اس کے متعلق الفضل میں لکھنا چاہتا تھا لیکن اس خیال سے کہ اس قسم کے معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہوتے ہوئے کسی اور کا لکھنا مناسب نہیں۔ میں دانستہ خاموش رہا اور خدا تعالےٰ نے میری اس خواہش کو حضرت امیر المومنین ایدہ کے اعلان کے ذریعہ پورا فرما دیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

جو دلیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ نے اس اعلان کی تائید میں بیان فرمائی ہے وہ اصولاً نہایت مناسب اور پختہ ہے اور ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے خداداد امتیاز کو ہر جہت سے قائم رکھا جائے۔ لیکن اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ دلیل بھی تھی کہ ایک اور لحاظ سے بھی "خاندانِ نبوت" کی اصطلاح نامناسب اور نادرست ہے۔ کیونکہ قرآنی تعلیم کے ماتحت نبوت کا انعام درحقیقت افراد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے نہ کہ خاندانوں اور قبیلوں اور قوموں کے ساتھ۔ پس ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں نبی کا خاندان یا فلاں رسول کا خاندان یا فلاں مامور کا خاندان لیکن ہم کسی خاندان کو خاندانِ نبوت یا خاندانِ رسالت وغیرہ کا نام نہیں دے سکتے۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن شریف نہایت لطیف انداز میں فرماتا ہے کہ:-

اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً

یعنی "اے بنی اسرائیل کی قوم خدا کی اس نعمت کو یاد رکھو کہ اس نے تم میں نبی پیدا کئے اور تم کو بادشاہ بنایا"

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے جہاں نبوت کے انعام کو جعل فیکم انبیاء (تم میں نبی بنائے) کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے وہاں اس کے مقابل پر ملوکیت یعنی بادشاہت کے انعام کا صرف جعلکم ملوکاً (تم کو بادشاہ بنایا) کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ ان ہر دو الفاظ کا فرق بالکل ظاہر وعیاں ہے جس میں یہی اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جہاں نبوت ایک انفرادی انعام ہے جو حقیقتاً صرف ایک فرد کی ذات کے ساتھ مخصوص اور وابستہ ہوتا ہے اور ساری قوم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا وہاں ملوکیت یعنی بادشاہت درحقیقت ایک قومی انعام ہے جو ساری قوم کی طرف منسوب ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیئے۔ بے شک جس خاندان یا جس قوم میں کوئی نبی یا رسول مبعوث ہوتا ہے وہ اس خاندان یا قوم کیلئے بھی بھاری شرف اور فضیلت کا موجب بن جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبوت کے انعام کی نسبت بہر حال ذاتی اور انفرادی رہتی ہے مگر اس کے مقابل پر ملوکیت کے انعام کی نسبت گویا قومی رنگ اختیار کر لیتی ہے اور ساری قوم بادشاہ کہلانے کی حقدار بن جاتی ہے اسی لئے خدا تعالےٰ نے اس آیت میں ایک جگہ جعل فیکم انبیاء (تم میں نبی بنائے) کے الفاظ فرمائے ہیں اور دوسری جگہ جعلکم ملوکاً (تم کو بادشاہ بنایا) کے الفاظ رکھے ہیں تاکہ ان دو قسم کے انعاموں میں امتیاز قائم کر دیا جائے۔ پس جب ہمارے علیم و حکیم خدا نے نبوت اور ملوکیت کے انعاموں میں امتیاز ملحوظ رکھا ہے کہ ایک کو انفرادی انعام گردانا ہے اور دوسرے کو قومی انعام قرار دیا ہے تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم خواہ مخواہ نئی اصطلاحوں کے شوق میں "خاندانِ نبوت" کی اصطلاح ایجاد کر کے اس خدائی امتیاز میں رخنہ نہ پیدا کریں۔ اس اصول کے ماتحت میرے خیال میں "خاندانِ مسیحیت" وغیرہ کے الفاظ بھی درست نہیں ہوں گے بلکہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے "خاندان حضرت مسیح موعودؑ" کی اصطلاح ہی مناسب اور درست ہے۔ دراصل غور نہیں کیا گیا ورنہ یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی تھی کہ "خاندانِ نبوت" کے معنی "نبی کے خاندان" کے نہیں ہیں۔ بلکہ "نبیوں کے خاندان" یا "نبوت والے خاندان" کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اوپر والی تشریح کی روشنی میں کسی نبی کے خاندان کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا درست اور جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔

یہ سوال ہو سکتا ہے کہ نبوت اور ملوکیت کے انعاموں میں یہ امتیاز کیوں رکھا گیا ہے۔ کہ ایک کو انفرادی انعام قرار دیا گیا ہے اور دوسرے کو قومی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل خدا تعالےٰ کے ازلی ابدی قانون کے ماتحت نبوت کا انعام اوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر ملوکیت کا انعام حقیقتاً نیچے سے اوپر کو جاتا ہے۔ یعنی جہاں نبی خدا کا نمائندہ ہوتا ہے وہاں ایک بادشاہ دراصل جمہور کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس بنیادی فرق کی وجہ سے ضروری تھا کہ نبوت کو انفرادی انعام قرار دیا جاتا اور ملوکیت کو قومی انعام قرار دیا جاتا اور یہی طریق ہمارے خدائے علیم و حکیم نے اختیار فرمایا۔ فالحمد للہ۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی خاندان یا قوم میں نبی اور رسول کا مبعوث ہونا اس کے شرف اور فضیلت کا موجب نہیں ہوتا۔ جس چیز کو خدا تعالےٰ نے فضیلت کا مقام عطا فرمایا ہے وہ بہر حال نہ صرف اس شخص کے شرف اور فضیلت کا موجب ہو گی جو اس انعام کو ذاتی طور پر پاتا ہے بلکہ یقیناً اس خاندان اور اس قوم کے لئے بھی شرف اور فضیلت کا موجب ہو گی جس کی طرف ایسا شخص منسوب ہوگا۔ اسی لئے اوپر والی آیت میں نبوت کو ذاتی اور انفرادی انعام قرار دینے کے باوجود اسے خاندانی اور قومی شرف اور فضیلت کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء

یعنی "اے بنی اسرائیل کی قوم خدا تعالےٰ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں نبی پیدا کئے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ نبوت کے ایک انفرادی انعام ہونے کے باوجود خدا تعالےٰ نے اسے خاندانی اور قومی شرف کا موجب بھی قرار دیا ہے۔ اور اسی لئے وہ ساری قوم کو مخاطب کر کے اپنا یہ انعام یاد دلاتا ہے پس یہ بھاری کفرانِ نعمت ہوگا کہ نبوت اور رسالت کے انعام کو خاندانی اور قومی شرف کا موجب نہ سمجھا جائے۔

لیکن دوسری طرف خدا تعالےٰ کے انعامات محض ایک اعزازی ڈگری کا رنگ نہیں رکھتے بلکہ ہر انعام کے ساتھ لازماً اس کے منصب کے مناسب حال کچھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:-

یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لها العذاب ضعفین ...... ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحاً نؤتها اجرها مرتین

یعنی "اے نبی کی بیویو تم میں سے اگر کوئی کھلی کھلی بد اعمالی کی مرتکب ہو گی تو وہ خدا کی طرف سے دوہرے عذاب کی مستحق ٹھہرے گی ...... لیکن تم میں سے جو خدا اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور نیک اعمال بجا لائے گی تو یقیناً اسے ہم دوہرا اجر بھی عطا کریں گے۔"

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اپنے انعاموں کے دونوں پہلوؤں کو جو ایک طرف فضیلت اور دوسری طرف ذمہ داری سے تعلق رکھتے ہیں نہایت لطیف رنگ میں نمایاں کر کے بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ وہ خاندان جس کا کوئی فرد نبوت اور رسالت کے انعام سے مشرف ہوتا ہے اس کے افراد اگر ایمان اور عمل صالح کا اچھا نمونہ قائم کریں تو خدا سے دہرا اجر پاتے اور دوہرے انعام کے مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایمان اور عمل صالح کا اچھا نمونہ قائم نہ کریں تو پھر وہ دہری سزا بھی پاتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ نبی کا خاندان

ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ اگر وہ اچھا نمونہ قائم کرے تو بہت سے لوگ اس کے اچھے نمونہ سے فائدہ اٹھاتے اور نیکی کی طرف رستہ پانے میں مدد حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ خاندان اچھا نمونہ قائم نہ کرے تو وہ اپنے امتیازی مقام کی وجہ سے کثیر التعداد لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے۔

یہی وہ نور و ظلمت اور جزا و سزا کا دہرا منظر ہے جو اس وقت ہمارے خاندان کے سامنے ہے۔ وہ اگر چاہیں اور خدا انہیں توفیق دے، تو ایمان اور عمل صالح کا اچھا نمونہ قائم کر کے اپنے آسمانی آقا کے دہرے انعام کے وارث بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدا نخواستہ وہ نیکی کو رستہ کو اختیار نہ کریں اور لوگوں کے لئے اچھا نمونہ نہ بنیں تو پھر انہیں نعوذ باللہ دہری سزا کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ کاش! اے کاش!! ہماری وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھیں حشر کے میدان میں نیچی نہ ہوں۔ ذالک ظننا باللہ و نرجو امن اللہ خیراً وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
رتن باغ لاہور ۲۸ ؍ ۵ ؍ ۵۰

"آہ! اعزاز اللہ"

ع حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

گو یہ سنت الہی ہے۔ کہ "کل نفس ذائقۃ الموت" یعنی ہر انسان نے ایک دن موت کا سامنا کرنا ہے۔ مگر بعض اموات عزیز و اقارب کے لئے انتہائی تکلیف و رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ چنانچہ برادرم اعزاز اللہ صاحب خلف مکرم بابو اکبر علی صاحب مرحوم ساکن محلہ دارالعلوم قادیان کی اچانک وفات بھی ایسے ہی المناک و اندوہناک حادثات میں سے ہے۔ آپ پاکستان ایرفورس میں بطور ہوا باز ملازم تھے۔ ایک ہوائی حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے ہمراہ مجھے اپنے اسکول کا طویل زمانہ گذارنے کا موقعہ ملا ہے۔ اسی لئے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہم نے ہمیشہ ان کو خوش و خرم پایا۔ کبھی بھی طالب علمی کے زمانہ میں ان کو افسردہ دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہر ایک سے بہت ملنساری سے پیش آتے بلکہ بہت ہی خوش طبع واقع ہوئے تھے۔ بہت چست طبیعت رکھتے تھے جب کسی کوئی رضاکارانہ کام کی تحریک ہوتی۔

مرحوم ہمیشہ اس میں پیش پیش ہوتے تھے۔ قابل رشک صحت اور خوش رو نوجوان کا اس طرح اچانک اوائل شباب میں رخصت ہونا ہر ایک سننے والے کے لئے بہت ہی تکلیف دہ امر ہے۔ مرحوم کی عمر مشکل سے بائیس سال کی ہو گی۔ ۱۹۴۶ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور اس کے بعد دیال سنگھ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ مگر فسادات کی وجہ سے ۱۹۴۷ء میں قادیان آ گئے۔ اور اس کے بعد پاکستان پہنچ کر ایرفورس میں بھرتی ہوئے۔ ٹریننگ کے لئے امریکہ اور انگلستان بھی جانے کا موقعہ ملا۔ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ان کے امریکہ کے مشن کے ساتھ مل کر کام کرنے کا بھی ذکر آ چکا ہے۔ ان کی وفات کی خبر سنکر ان کے بچپن کا ایک ایک واقعہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ ان کا اپنے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ مل کر اپنے والد صاحب کے ہمراہ مسجد نور کی نمازوں میں شامل ہونا کھیل کے میدان میں پیش پیش ہونا تیراکی میں اول آنا اور مسجد مبارک کی مجلس علم و عرفان میں آگے بیٹھنے کے لئے نماز

عصر سے ہی مسجد میں آ بیٹھنا۔ یہ سب واقعات ایک ایک کر کے آنکھوں کے سامنے آ رہے ہیں۔ جن سے ان کی نیکی۔ ہونہاری۔ اور سعید الفطرتی پر روشنی پڑتی ہے۔ ہر ایک منعقد ہونے والی مجلس میں آپ کا موجود ہونا۔ صرف موجود ہی نہیں بلکہ خدمت خلق کے لئے پیش پیش ہونا بچپن میں مجلس مشاورت میں پانی پلانے کا فریضہ۔ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں آپ کے جذبات خدمت خلق کی ترجمانی کرتی ہیں۔

جب ہمارے سکول کا تالاب بنا۔ تو آپ بھی ان چند روح رواں نوجوانوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تیراکی کے مقابلہ میں حصہ لیکر کئی مرتبہ اپنے اسکول کے نام کو چار چاند لگائے۔ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار رفیق مرزا بھائی صلاح الدین ناصر خلف خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم از میرپور خاص (سندھ)

ست بچن ٹریکٹ لڑی (گورمکھی)

سکھوں کی نظر میں

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سکھوں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے گورمکھی میں ست بچن ٹریکٹ لڑی شروع کی ہوئی ہے۔ اس پر ریویو کرتے ہوئے امرتسر کے مشہور و معروف اور کثیر تعداد ماہوار رسالہ "لوک ساہت" نے مندرجہ ذیل الفاظ میں ریویو کیا ہے:-

"ست بچن ٹریکٹ لڑی ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان) سے جماعت احمدیہ کے خادم گیانی عباد اللہ نے پنجابی میں ست بچن کے نام پر ایک ٹریکٹ لڑی جاری کی ہے۔ جس کے ابتدائی تین نمبر ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ اس لڑی کا مقصد ایک تو سری گورو نانک دیوجی کو اسلام کا پیرو ثابت کرنا ہے۔ اور دوسرا غیر مسلم لوگوں کی طرف سے اسلام کے متعلق پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے۔ مقصد خواہ کچھ بھی ہو۔ پاکستان سے پنجابی میں ایک ٹریکٹ لڑی جاری کرنا بلاشبہ بہت ہمت کا کام ہے۔ ایک ٹریکٹ کی قیمت چار آنے اور سالانہ چار روپے ہے"

(ترجمہ از لوک ساہت امرتسر مئی ۱۹۵۰ء)

مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے آ جانے کے بعد تبلیغ اسلام کا ایک ہی ذریعہ باقی ہے۔ کہ ہم اپنا لٹریچر وہاں بھجوائیں۔ اس کام میں گورمکھی رسالہ بہت بڑا معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ دوست اسے سکھوں کے نام جاری کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (انچارج گورمکھی رسالہ ربوہ)

گذارش

(از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی۔ ربوہ)

بنادیا ہے مبلغ تو اسے کرم فرما! — قلم میں جوشش جنوں بھر بنا دے شعلہ نوا
تری نظر مری گہرائیوں سے واقف ہے — مری نظر کو بھی تو اپنا رازداں بنا
نہ دیکھ تو مری پستی پسند فطرت کو — میں گر چکا ہوں بس اب تو گرے ہوئے کو اٹھا
یہ شرق و غرب کی دوری بھی کوئی دوری ہے — میں دیں کے واسطے اس سے بھی دور جاؤں گا
یہ بات کیا ہے کہ باطل ہے سربلند ابھی — ابھی کمال کو پہنچی نہیں ہے میری وفا؟
یہ کیوں رگوں میں مری دوڑنے لگا لہو — مرے قریب ہی تو نے کہیں کہا ہے کیا؟
نظر نواز ہیں کتنے ترے حسیں جلوے — نظر کو ان کی نوازش کا اب ہدف ٹھہرا
نہ کھیل میری خرد سے نہ کھیل جانے دے — جو ہو سکے تو مجھے اب جنوں کا راز بتا
یہ عشق اور یہ رسم و قیود کیا معنی — مجھے رواج کے بندوں سے دور تر لے جا

نسیم کی تری درگاہ میں گذارش ہے
کہ اس کے دل کو اب اپنی فرودگاہ بنا

درخواست ہائے دعا

میں ۲ جنوری [illegible] سے پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور بیمار بھی [illegible] چلا آ رہا ہوں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت ڈالے اور صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ م۔ د۔ ن جہلم

بندہ کی بچی بشیرہ بعارضہ ملیریا فیور بیمار ہے نیز عزیزم نور محمد کو بھی بخار آتا ہے۔ درویشان دار المسیح قادیان کی خدمت میں خصوصاً اور تمام احباب جماعت سے عموماً دعا کی درخواست ہے۔
ڈاکٹر دین محمد احمدیہ دار الشفاء چوک گھانہ شہر گوجرانوالہ

خاکسار کو بھی کبھی مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور کمزوری بہت ہو جاتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ محمد اسمٰعیل خلیل کارکن دفتر امور عامہ

بشیر احمد صاحب چغتائی بی۔ اے، ایس۔ سی شیخوپورہ لاہور کا ایک بچہ ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے۔ رشتہ داروں کی ایک صاحبزادی بھی میعادی بخار سے [illegible] نیز ان کی اہلیہ محترمہ زچگی کے ایام سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب ان سب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔
[illegible] علی انسپکٹر بیت المال

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۵۷۶ میں شیخ محمد ایوب ولد شیخ محمد دین صاحب عمر ۲۷ سال ساکن جانگریاں ڈاکخانہ بھلیرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ بشرح ۱۲۱/ روپے پر ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ محمد ایوب بقلم خود فیلڈ ہیلپر آفس پی۔ اے سی ریکارڈز نوشہرہ چھاؤنی

گواہ شد:۔ شبیر احمد عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی

گواہ شد:۔ احمد حسن ڈنگوی نوشہرہ چھاؤنی۔

وصیت نمبر ۱۱۵۷۵ میں سرمدی بیگم زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم قریشی عمر ۱۸ سال ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور اس وقت کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد یا زیور ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامتہ:۔ سرمدی بیگم: گواہ شد محمد عبد اللہ عمر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن سیکرٹری تبلیغ محمود آباد

وصیت نمبر ۱۲۵۸۱ میں غلام علی ولد محمد عبد اللہ صاحب عمر ۳۵ سال ساکن چک ۹۳ع 6-R ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دس ایکڑ اراضی چک ۹۳ع 6-R بلا اشتراکت اور پانچ ایکڑ اراضی و ایک مکان واقع اوجلہ ضلع گورداسپور پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ بوقت جائداد میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ایک بھینس قیمتی ۲۵۰/ روپے اور آمد ششماہی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔

العبد۔ نشان انگوٹھا غلام علی موصی

گواہ شد۔ نور محمد دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد فتح محمد برادر موصی۔ گواہ شد:۔ دین محمد برادر موصی

گواہ شد:۔ غلام محمد برادر موصی

وصیت نمبر ۱۲۵۷۴ میں غلام محمد ولد محمد عبد اللہ صاحب عمر ۳۲ سال ساکن چک ۹۳ع 6-R ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دس ایکڑ اراضی واقع چک ۹۳ع 6-R بلا اشتراکت غیرے اور پانچ ایکڑ اراضی و مکان واقعہ اوجلہ ضلع گورداسپور پانچ بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ بھینس اور بیل قیمتی ۵۰۰/ روپیہ ہے میں اس اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: غلام محمد۔ گواہ شد: غلام علی برادر موصی گواہ شد:۔ فتح محمد برادر موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۵۷۷ میں مہر دین ولد منظور خاں عمر ۵۸ سال ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد تنخواہ پنشن ۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد۔ مہر الدین ریٹائرڈ پٹواری۔ گواہ شد محمد اقبال معین احمدی ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد:۔ محمد سعید پنشنر سب پوسٹ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

وصیت نمبر ۱۲۵۷۹ میں ماسٹر قادر بخش ولد اللہ بخش صاحب عمر ۲۶ سال ساکن بستی بزدار ڈاکخانہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہماری موجودہ جائداد کچھ زمین اور کچھ مکانات قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ ہیں۔ جس میں ہم چار بھائی ایک ہمشیرہ اور والدہ ماجدہ حصہ دار ہیں۔ میں اپنے حصہ کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرا گذارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۷۰/- روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ قادر بخش خاں ٹیچر ایم۔ بی سکول لوہر کلاں ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ علی محمد برادر موصی۔

حکیم قریشی صاحب کی لاہور میں آمد

حضرت شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی کراچی کی طبی کانفرنس میں شمولیت کے بعد لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ قریشی صاحب کراچی میں منعقدہ آل پاکستان آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے صدر چنے گئے ہیں۔ اس کانفرنس کے اولین اجلاس کا افتتاح خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے کیا تھا۔

آفس سکرٹری
پنجاب طبی کانفرنس

ربوہ میں دوکانوں کے لئے بھی قطعات فروخت کئے جائیں گے

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں غلہ منڈی۔ سبزی منڈی فروٹ اینڈ ویجیٹیبل مارکیٹ۔ گول بازار اور محلہ جات کے بازاروں میں دوکانات کے قطعات فروخت کئے جائیں گے۔ گول بازار اور محلہ جات کے بازاروں میں قطعہ ۱۰ مرلے کا غلہ منڈی میں ۷ مرلے کا اور سبزی منڈی میں اس سے کم رقبے کا ہوگا۔ ۱۰ مرلے کے قطعہ میں علاوہ دوکان کے مکان بھی بن سکے گا۔ احباب اپنے لئے قطعات فوراً ریزرو کروالیں اور ساتھ ہی بازار اور منڈی وغیرہ کی تخصیص بھی کریں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ ضلع جھنگ

مجھے چوہدری غلام عباس سے بنیادی اختلاف ہے

لاہور ۲۱ مئی۔ ایک ملاقات کے دوران میں سردار ابراہیم نے کہا کہ آزاد کشمیر کے نئے کابینہ کی تشکیل کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری غلام عباس نے یہ قدم میرے ساتھ کسی قسم کا مشورہ کئے بغیر اٹھایا۔ مسئلہ کشمیر کے مستقبل کے متعلق مجھے چوہدری صاحب سے بنیادی اختلافات تھے اور اپنے ملک اور عوام کی خوشحالی کے بارے میں مجھے ان کی پالیسی سے اتفاق نہ تھا۔

آخر میں آپ نے کہا ہے کہ میں آزادی کی قومی جدوجہد میں ہمیشہ عوام کی فلاح کے لئے سرگرم عمل رہوں گا۔ میرے نزدیک مسئلہ کشمیر کا واحد حل بغیر جانبدارانہ اور منصفانہ رائے شماری ہے اور اس کے انعقاد کے لئے میں کام کرتا رہوں گا۔

روس کوہِ ایورسٹ کو سر کرنے کے لئے مہم روانہ کرے گا

لندن ۲۱ مئی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع پرداز ہے کہ روس کی طرف سے کوہ ایورسٹ کے لئے مہم روانہ کرنے کی جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس میں سیاسی اہمیت کا بھی امکان ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ یہ ایک واضح علامت ہوگی کہ روس تبت کے علاقہ میں بھی دلچسپی لینے لگا ہے۔ جس کا اظہار اس طرح بھی ہوا ہے کہ اب پیکنگ ریڈیو تبت پر اشتراکی چین کے دعووں کا بار بار اعادہ کر رہا ہے۔

سوویٹ پریس کی حالیہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کوہ الپائن پر چڑھنے والے روسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے نئے طریقے اور نئے سامان دریافت کئے ہیں۔ (اسٹار)

اینگلو مصری مذاکرات

قاہرہ ۲۱ مئی۔ دونوں ملکوں کے درمیان اہم مسائل پر گفتگو کے لئے برطانیہ اور مصر کے درمیان سلسلہ جنبانی شروع ہو گئی ہے۔

گذشتہ شب البلاغ کے نامہ نگار کو ملاقات میں وزیر خارجہ محمد صلاح الدین نے یہ بتایا اور کہا کہ مصری حکومت کو یقین ہے کہ ملک کی خواہشات مذاکرات ہی کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہیں۔ وزیر مذکور نے حزب مخالف سے کہا کہ وہ حکومت کی پوری حمایت کرے۔ حزب مخالف کے لیڈر حامد گودہ نے ان کو یقین دلایا کہ تمام حامی عناصر اور تمام طبقے حکومت کی کامیابی کے خواہشمند ہیں۔ (اسٹار)